ریاست کا تعلیمی نظام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

❖ اسلام

سورۃ العلق

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (1)خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
عَلَقٍ (2)اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ (3) اَلَّذِیْ عَلَّمَ
بِالْقَلَمِ (4) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (5)

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے سب کو پیدا کیا۔انسان کو خون بستہ سے پیدا کیا۔پڑھیے اور آپ کا رب سب سے بڑھ کر کرم والا ہے۔جس نے قلم سے سکھایا۔انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

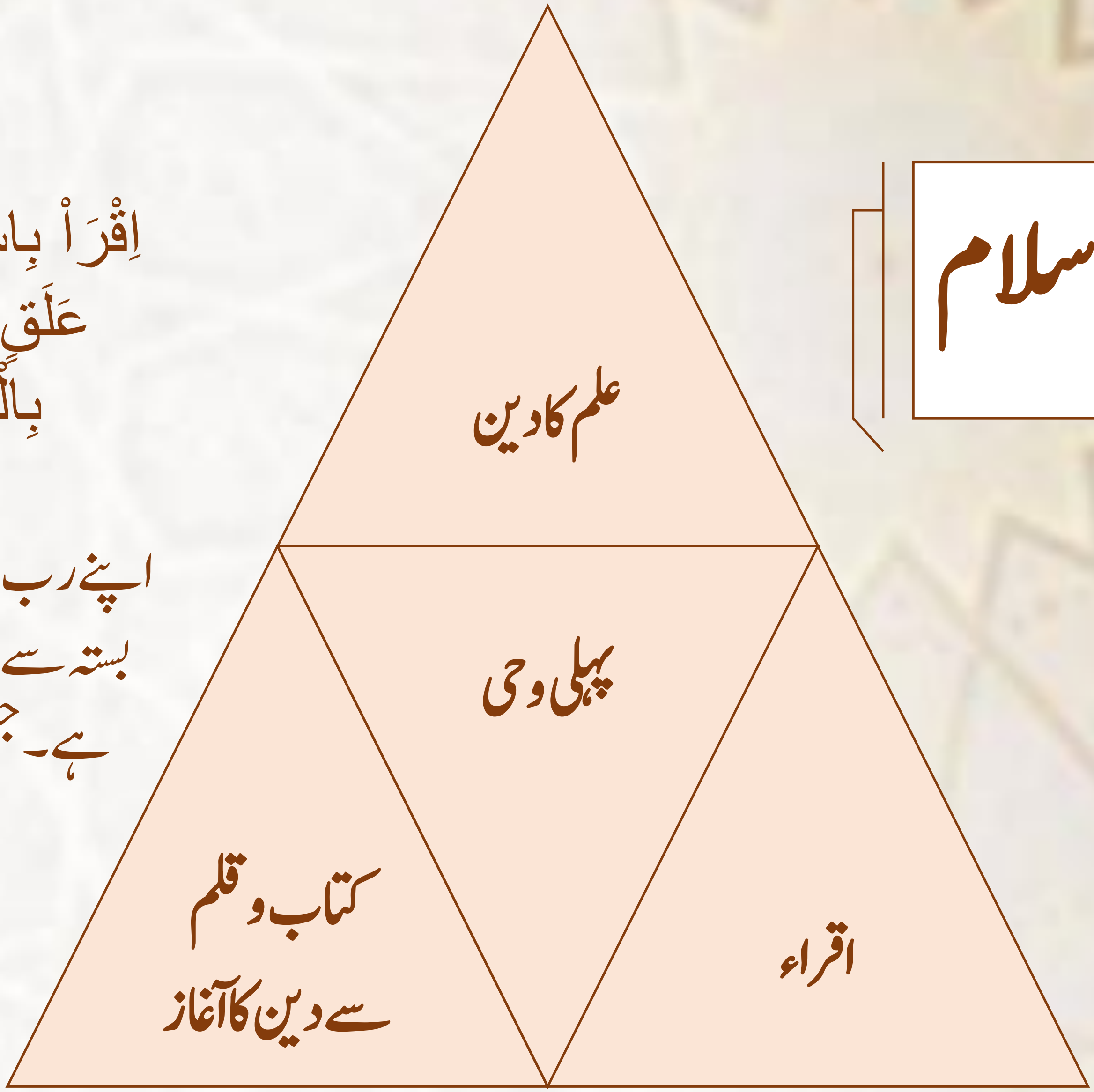

❖ تعلیم کی بنیاد۔ معرفت الٰہی

- انسان خود عاجز، بے بس، حقیر

- اللہ کے ساتھ تعلق، ایمان، علم اس کو رفعت اور اونچے درجات پر پہنچا کر بلند مقام پر فائز کر دیتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (129)

اے ہمارے رب! اور ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب اور دانائی سکھائے اور انہیں پاک کرے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

سورۃ آل عمران

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (164)

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا (وہ) ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور دانش سکھاتا ہے، اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

1. يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ — اللہ کی معرفت، اسکی نشانیاں بتانا
2. يُزَكِّيْهِمْ — شرک، معاصی، رذائل اخلاق سے پاک کرانا
3. وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ — معلم قرآن
4. حكْمَة — حدیث، سیرت

❖ تعلیم

تعلیم کا مقصد انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات ڈالتا ہے۔ تعلیم کا مقصد، تعلیم برائے معاش، تعلیم برائے علمیت ہو تو طلبہ پیسے کمانے کی مشین بنتے ہیں یا ساری توجہ اچھے نمبروں کو حاصل کرنے پر مرکوز ہو جاتی ہے۔اس کے نتیجے میں اخلاقیات، انسانیت کے تقاضے نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ تعلیم کے مقاصد میں سے ایک مقصد معاش اور علمی لیاقت تو ہو سکتا ہے لیکن اس کو اصل کی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔ تعلیم کا مقصد تو یہ ہے کہ نئ نسل کی تربیت و نشو نما ایسی ہو کہ ان کی خوابیدہ فطری صلاحیتوں کو جلا بخشی جاسکے۔ انھیں اپنی انفرادی واجتماعی، عائلی و سماجی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی ادا کرنے والا بنایا جاسکے۔ پاکیزہ سیرت و کردار، اخلاق کریمہ کا خو گر بنایا جاسکے۔اپنی ذات، سماج و معاشرے کے لئے نفع بخش و مفید تر بنایا جاسکے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد ہے کہ انسان اللہ کا صالح بندہ بن جائے، تاکہ اس دنیا میں انسانوں کے کام آنے والا، لوگوں میں خیر و بھلائی پھیلانے والا بن سکے اور آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

تعلیم کا بنیادی مقصد = معاشرے کی کردار سازی

Character Building
Behavioral Development

اخلاق حسنہ:۔ انسان اپنی زندگی کو اصولوں پر استوار کرے، دوسرے لوگوں کے برے رویوں کی پرواہ کئے بغیر اعلیٰ انسانی کردار کا مظاہرہ کرے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

صل من قطعک واحسن الی من اساءالیک (بخاری)

جو شخص تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے حسن سلوک کر اور جو تجھ سے برا برتاؤ کرے تو اس پر احسان کر۔

حسن خلق کے مقاصد:۔

رضائے الہیٰ، امداد باہمی، مثبت تبدیلی، خدمت خلق، کردار سازی

تعلیم

- معاشرے کی متوازن تنظیم کا عمل۔(افلاطون)
- آنے والی نسلوں کی نشوونما اور تشکیل زندگی کے نصب العین کی جدوجہد۔(امام غزالی)
- بچے کی یاداشت، عادات اور خیالات اور عقلی اور اخلاقی نشوونما کا عمل۔(ارسطو)
- غوروفکر کے ذریعے انسان کو حقائق سے روشناس کرانا۔(ابن خلدون)
- صداقت کی تلاش کی جدوجہد۔(سقراط)

تعلیم

- اگر تمہارا منصوبہ سال
بھر کا ہے تو فصل کاشت کرو،
اگر دس سال کے لئے ہے
تو درخت اگاؤ
اور اگر دائمی ہے
تو افراد پیدا کرو
اور افراد کی تعمیر صرف تعلیم سے ممکن ہے۔
(چینی کہاوت)

❖ تعلیم

تعلیم وہ اجتماعی علم ہے جس کے ذریعے معاشرہ نوخیز نسلوں کو اسلامی تصورِ حیات سکھاتا ہے۔ اسلامی عقائد وافکار ان کے اذہان میں راسخ کرتا ہے۔ اسلامی افکار کی روشنی میں آدابِ زندگی اور اخلاق کی تربیت دیتا ہے۔

❖ نظام تعلیم

- تعلیمی ادارہ ایک آبشار کی طرح ہے جس سے معاشرہ ایک دریا کی طرح سے رواں ہے۔ مدرسے سے تازہ پانی معاشرے کے دریا میں ہر لمحہ شامل ہوتا رہتا ہے جو اسے تروتازہ رکھتا ہے۔ مدرسہ ایک آبشار ہی نہیں دریا کے دو کنارے بھی جو اسے اپنی حدود کے اندر رکھ کر اپنی طاقت برقرار رکھتے ہیں۔ دریا کے حدود اس کے کنارے اور معاشرے کی حدود اس کا نظریہ حیات۔ دریا کے کناروں سے بہہ کر نکلنے والا فرد اور معاشرہ بکھر جاتا ہے۔

❖ تعلیمی ادارے

- تعلیمی ادارہ بذات خود ایک نہایت اہم اور حساس ادارہ ہے۔ قوموں کے عروج وزوال کی داستان ان کے تعلیمی اداروں میں لکھی جاتی ہے۔ تعلیمی ادارہ معاشرے کا دل ہوتا ہے۔ یہ درست ہو گا تو پورا نظام درست اور اس کے خراب ہونے سے پورا نظام فساد اور خرابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ تعلیمی ادارہ Value added institution ہے جو افراد کی افادیت کو بڑھا کر اسے معاشرے کے لئے کارآمد بناتا ہے۔ نظریات انسان کو متحرک رکھ کر اسے قوت دیتے ہیں۔

- تعلیم مہارت پیدا کرتی ہے
- مہارت وسائل پیدا کرتی ہے
- مہارت قوت پیدا کرتی ہے۔
- مہارت بذات خود قوت ہے۔

مغرب نے اپنے تصورات حیات کی کمزوری کو اپنی مہارتوں کی برتری سے پورا کر دیا ہے اور مغربی تعلیمی ادارے نے ان کے غلط اور خلاف فطرت تصورات اور ان کی خلاف فطرت تہذیب کو مہارتوں کی قوت سے ہماری تہذیب اور ہمارے معاشرے پر حاوی کر دیا ہے۔

❖ ریاست کا تعلیمی نظام

❖ تین طرح کے افراد تیار کرتی ہے:

- کارکن یا عام لوگ
- پالیسیاں بنانے والے
- پالیسیاں نافذ کرنے والے

❖ تعلیمی ادارے کا ہدف

- عالم اسلام کی پہلی یونیورسٹی اصحاب صفہ کی یونیورسٹی نے اپنے معلم اعظم ﷺ کی سرکردگی میں اپنے تصورات کے مطابق اپنی قوت کو یکجا کیا اور اپنے مفاد اور جڑنے کی قوت اور جذبات اور احساسات کے محرکات کو یکجا کر ک

❖ نظام تعلیم کے بنیادی عناصر

- معلم+طالب علم+والدین+نصاب تعلیم

- معلم:۔ Man behind the gun
- نصاب تعلیم:۔ Gun
- والدین:۔ فراہمی اسلحہ کے ذمہ دار (نصاب کے ساتھ ساتھ ہدف کو واضح کرنے کے ذمہ دار

❖ ریاست کا تعلیمی نظام اگر سیرت نبی ﷺ کی روشنی میں ترتیب دیا جائے تو اس کی بنیاد چند اہم اصولوں پر ہو گی:

1. علم کی اہمیت:	حضور اکرم ﷺ نے علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔ تعلیم کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ قرآن کی پہلی وحی "اقرا" یعنی "پڑھ" تھی۔اس لیے تعلیمی نظام میں ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیا جائے گا۔
2. اخلاقی تربیت:	سیرت نبی ﷺ میں اخلاقیات کا بہت بڑا مقام ہے۔ تعلیمی نظام میں طلباء کی نہ صرف علمی بلکہ اخلاقی تربیت پر بھی زور دیا جائے گا تاکہ وہ اچھے انسان اور بہترین مسلمان بن سکیں۔
3. انصاف اور مساوات:	رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کے تعصب کے بغیر تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا۔ تعلیمی نظام میں ہر طبقے کے افراد کو مساوی تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

4عقیدہ اور عمل:

تعلیمی نظام میں اسلام کے بنیادی عقائد اور اعمال کی تعلیم دی جائے گی تاکہ طلباء اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

5علمی آزادی:

حضور اکرم ﷺ نے علم کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ تعلیمی نظام میں تحقیق، تخلیقی صلاحیتوں اور سوالات کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

6علمی اور عملی تعلیم کا امتزاج:

سیرت نبی ﷺ میں علمی اور عملی زندگی کا گہرا تعلق ہے۔ تعلیمی نظام میں نظریاتی تعلیم کے ساتھ عملی تربیت کا بھی انتظام کیا جائے گا تاکہ طلباء حقیقی زندگی میں سیکھے ہوئے علم کو عملی شکل دے سکیں۔

7معاشرتی فلاح و بہبود:

تعلیم کا مقصد ایک مضبوط اور مہذب معاشرہ بنانا ہوگا۔

ریاست میں عورت کی تعلیم کی اہمیت

* 1. تعلیم کی عمومی فضیلت:*

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" (ابن ماجہ)۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کا حصول صرف مردوں کے لیے نہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی لازمی ہے۔

* 2. ازواجِ مطہرات کا کردار:*

نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات، خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نے عورتوں کی تعلیم میں اہم کردار ادا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت سے صحابہ اور صحابیات سے زیادہ علم حاصل تھا اور وہ نبی کریم ﷺ کی سیرت اور احادیث کی بڑی عالمہ تھیں۔

* 3. عورتوں کو تعلیم دینے کی ترغیب:*

نبی کریم ﷺ نے خود عورتوں کو تعلیم دینے کی ترغیب دی۔ ایک مرتبہ عورتوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں خصوصی طور پر تعلیم دی جائے، تو نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے خصوصی کلاسز کا اہتمام کیا اور ان کی تعلیم و تربیت فرمائی۔

* 4. عورتوں کے حقوق کی تعلیم:*

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں بھی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں" (ترمذی)۔ یہ تعلیم اس بات کی علامت ہے کہ عورت کو اس کے حقوق کے بارے میں علم ہونا چاہیے۔

- قوموں کے عروج وزوال کی داستان اور تاریخ اس بار پر گواہ ہے کہ عروج تب مقدر میں لکھ دیا جاتا ہے جب معاشرے اور تعلیمی ادارے اپنے مقتدر قوتوں کو اپنے اہداف و مقاصد سے ہم آہنگ کریں۔ بصورت دیگر منتشر قومیں زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔

ہمیں آنے والے روشن مستقبل
کے لئے تیاری کرنا ہو گی کیونکہ

ملے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جسکا چراغ

ساقی نامہ

- وہ جُوئے کُہستاں اُچکتی ہوئی
اَٹکتی، لچکتی، سرکتی ہوئی
اُچھلتی، پھِسلتی، سنبھلتی ہوئی
بڑے پیچ کھا کر نِکلتی ہوئی
رُکے جب تو سِل چِیر دیتی ہے یہ
پہاڑوں کے دل چِیر دیتی ہے یہ

- اُٹھا ساقیا پردہ اس راز سے
لڑا دے ممولے کو شہباز سے
زمانے کے انداز بدلے گئے
نیا راگ ہے، ساز بدلے گئے

- شرابِ کُہن پھر پلا ساقیا
وہی جام گردش میں لا ساقیا!
مجھے عشق کے پَر لگا کر اُڑا
مری خاک جُگنو بنا کر اُڑا
خِرد کو غلامی سے آزاد کر
جوانوں کو پِیروں کا استاد کر

- تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰؓ، سوزِ صدّیقؓ دے
جگر سے وہی تیر پھر پار کر
تمنّا کو سینوں میں بیدار کر

- مرا دل، مری رزم گاہِ حیات
گمانوں کے لشکر، یقیں کا ثبات
یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر
اسی سے فقیری میں ہُوں میں امیر
مرے قافلے میں لُٹا دے اسے
لُٹا دے، ٹھِکانے لگا دے اسے !